سوال

پاک وہند میں اور سعودیہ میں روزوں کا فرق

جواب

سوال : اسلام علیکم ہمارے ایک دوست انڈیا سے سعودی ہے ہیں وہاں انکا چوتھا روزہ تھا یہاں آے تو ٦ چھٹا روزہ چل رہا تھا اب اگر ٢٩ دیں کا مہینہ ہوا تو انکے ٢٨ روزے ہی ہونگے ایسے میں یہ کیا کریں عید کے دیں بھی روزہ رکھیں یا عید کے بعد یا پھر ٢٨ پر ہی رہیں ؟ اور اسی طرح

جواب : ہمارے ایک دوست انڈیا سے سعودی ہے ہیں وہاں انکا چوہتا روزہ تھا یہاں آے تو ٦ چٹان روزہ چل رہا تھا اب اگر ٢٩ دیں کا مہینہ ہوا تو انکے ٢٨ روزے ہی ہونگے ایسے مے یہ کیا کریں عید کے دیں بھی روزہ رکھیں یا عید کے بعد یا پھر ٢٨ پر ہی رہیں ؟ اس صورت میں اپنے ملک والوں کے ساتھ عید کریں اور عید کے بعد اپنے روزے یا ان کی گنتی مکمل کریں۔

اور اسی طرح سے ایک دوست انڈیا گئے ہیں اور وہاں اگر انکو ٣٠ کا مہینہ ملے تو انکے ٣١ روزے ہونگے اب یہ کیا کریں ؟
قرآن اور حدیث کی روشنی مے جواب دیں

اس صورت میں ٣١ واں روزہ رکھنے کا انہیں اختیار ہے، اگر رکھیں گے تو نفل روزہ ہوگا اور نہ رکھیں گے تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ انہوں نے تیس کی گنتی پوری کرلی ہے لیکن نہ رکھنے کی صورت میں بھی عامۃ الناس کے سامنے کھانے پینے سے رکے رہیں۔

شیخ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

سوال ؛ وہ مسلمان جوکہ رمضان میں ایک ملک سے دوسرے ملک میں جائے جہاں پر روزوں کی ابتداء میں اختلاف ہو تو وہ کیا کرے ؟

الحمد للہ :

جب انسان کسی ملک میں وہاں کے باشندوں کو دیکھے کہ انہوں نے روزوں کی ابتدا کردی ہے تو اس پر بھی ان کے ساتھ روزے رکھنا واجب ہے کیونکہ اس کا حکم وہاں کے رہائشی لوگوں کا ہوگا اس لئے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(روزہ اس دن ہے جس دن تم روزہ رکھو اور عید الفطر اس دن ہے جس دن تم افطار کرو اور عید الاضحی اس دن ہے جس دن تم عید الاضحی مناؤ)

سنن ابوداوود میں اسے جید سند کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔ ابوداود میں اور اس کے علاوہ بھی شواہد موجود ہیں۔

اور بالفرض اگر وہ اس ملک سے جہاں اس نے اپنے گھر والوں کے ساتھ روزوں کی ابتدا کی اور دوسرے ملک میں منتقل ہوا تو اس کا روزے رکھنے اور افطار کرنے میں حکم اس ملک کے باشندوں کے ساتھ ہی ہوگا جہاں وہ منتقل ہوا ہے تو وہ عید الفطر ان کے ساتھ ہی کرے گا اگرچہ وہ اس کے ملک سے پہلے ہی عید کریں لیکن اگر اس نے انتیس دن سے پہلے عید کرلی تو اس کے ذمہ ایک دن کی قضا لازم ہوگی کیونکہ مہینہ انتیس دن سے کم نہیں ہوتا۔

دیکھیں کتاب : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ جلد نمبر۔(10) صفحہ نمبر۔(124)